دورانِ نماز مچھر کاٹے تو، کیا اسے مار سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-12354   تاریخ: 18-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حالتِ نماز میں مچھر کاٹ رہا تھا، ایک ہاتھ کا استعمال کرتے ہوئے عمل قلیل کے ساتھ مچھر کو مار دیا، کیا اس صورت میں نماز ہو گئی یا پھر سے ادا کرنا ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جبکہ مچھر کے کاٹنے پر ایک ہاتھ کا استعمال کرتے ہوئے مچھر کو مار دیا، تو اس صورت میں نماز بلا کراہت درست ہو گئی اور اس نماز کو دُہرانے کی بھی حاجت نہیں۔ فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ اگر جوں، چیونٹی اور مچھر وغیرہ دورانِ نماز اذیت پہنچائیں، تو عملِ قلیل کے ساتھ ان کو مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

بلا ضرورت عملِ قلیل کے ساتھ نماز میں جوں یا مچھر مارنا، مکروہ ہے، لیکن اگر مچھر وغیرہ کاٹتے ہوں، تو عملِ قلیل کے ساتھ ان کو مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ مکروہاتِ نماز بیان کرتے ہوئے علامہ شیخ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " و منہ اخذ قملۃ و قتلھا

من غیر عذر فان تشغلہ بالعض کنملۃ وبرغوث لایکرہ الاخذ"یعنی مکروہات نماز میں سے یہ بھی ہے کہ جوں کو پکڑنا یا مارنا جب کہ بغیر عذر کے ہو، لیکن اگر کوئی چیز مثلاً: چیونٹی، مچھر کاٹ کر توجہ بٹا رہے ہیں، تو پکڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

مصنف کے قول"لایکرہ الاخذ"کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے:"اذا اخذھا بعد التعرض بالایذاء فاما ان یقتلھا او یدفنھا وھذا فی غیر المسجد اما فیہ فلا باس بالقتل بعمل قلیل"یعنی تعرض بالایذا کے بعد جب ان کو پکڑ لیا، تو اب ان کو مار دے یا دفن کر دے۔ یہ حکم مسجد کے علاوہ میں ہے، اگر مسجد میں ہو، تو عملِ قلیل کے ساتھ اس کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 355، مطبوعہ کراچی)

طحطاوی علی الدر پھر ردالمحتار میں مکروہاتِ صلاۃ کا بیان کرتے ہوئے نہر سے منقول ہے:"اما فیہ فلا باس بالقتل بشرط تعرض لہ بالاذی ولا یطرحھا فی المسجد بطریق الدفن او غیرہ الا اذا غلب علی ظنہ انہ یظفر بھا بعد الفراغ من الصلاۃ"یعنی مسجد میں (مچھر ،جوں) کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ نماز پڑھنے والے کو اذیت دیتے ہوں اور دفن وغیرہ کے طریقہ پر اس کو مسجد میں نہ ڈالے، مگر یہ کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو ڈھونڈ لینے کا غالب گمان ہو۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ 511، مطبوعہ کوئٹہ)**

نماز کے مکروہات بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں، تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں، یعنی جبکہ عملِ کثیر کی

حاجت نہ ہو۔“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ635، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عملِ کثیر و قلیل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو، نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عملِ قلیل مفسد نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ غالب گمان ہو کہ وہ نماز میں نہیں، تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔“

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

19 محرم الحرام 1444ھ/18 اگست 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے